AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امن عالم میں قوت نافذہ کا کردار اور اہل اسلام کی ذمہ داری: ایک تجزیاتی مطالعہ

Fakhira Liaqat
MPhil Scholar, The Superior University Lahore, Sargodha Campus
Email: sajjadgift@gmail.com
Rana Muhammad Idrees
Lecturer, The Superior University Lahore, Sargodha Campus
Email: m.adrees.sgd@superior.edu.pk

مقدمہ:

دنیا میں امن کا قیام ایک پیچیدہ اور گہرا مسئلہ ہے جو حکومتوں، عالمی اداروں اور افراد کے درمیان باہمی تعاون پر منحصر ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات میں امن کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے، اور اسلامی معاشرت میں امن کا قیام صرف حکومت یا عالمی قوتوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ ہر فرد، خاص طور پر مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسلامی تاریخ میں بھی یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنی ریاستوں میں امن کے قیام کے لیے قوت نافذہ کا استعمال کیا۔ اس تحقیق میں ہم امن عالم میں قوت نافذہ کے کردار کا جائزہ لیں گے اور اس بات کا تجزیہ کریں گے کہ اہل اسلام کو اس حوالے سے کیا ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

امن کی تعریف اور اہمیت:

امن ایک ایسی حالت ہے جس میں انسانوں کے درمیان کسی بھی قسم کی جنگ، لڑائی، تشویش یا کشیدگی نہ ہو۔[1] امن کی اہمیت انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔ اقوام متحدہ کا مقصد بھی عالمی امن قائم کرنا ہے تاکہ دنیا بھر میں انسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے اور عالمی سطح پر استحکام کو فروغ دیا جا سکے۔ اسلام میں امن کی اہمیت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے[2]۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے امن کے بارے میں فرمایا:

اور اللہ تمہیں امن کی جگہ میں لے جائے گا جس میں تم سکونت اختیار کرو گے[3]۔

یہ آیت اس بات کا غماز ہے کہ امن اسلام کے اصولوں میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور اسے انسانوں کے لیے ایک بنیادی حق کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ امن کے مختلف پہلو ہیں:

سماجی امن:

یہ امن فرد اور معاشرے کے درمیان ہوتا ہے جس میں حقوق کا تحفظ، عدم تشدد اور پر امن زندگی گزارنے کا حق شامل ہوتا ہے۔

سیاسی امن:

اس میں ریاستوں کے درمیان امن کی حالت اور داخلی سیاسی استحکام شامل ہوتا ہے۔

اقتصادی امن:

اس میں معاشی استحکام اور وسائل کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے تاکہ ہر فرد کو روزگار اور مالی سکونت میسر ہو۔

---

[1] ڈاکٹر اسلم۔ (2015). امن اور اس کی اہمیت۔ اسلام آباد: عالمی پبلیشر، 111-134۔
[2] - گالٹانگ، ج. (1969). تشدد، امن، اور امن تحقیق. جرنل آف پیس ریسرچ، 6(3)، 167-191
[3] - قرآن 4:58

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

انسانی امن:

اس کا مطلب ہے کہ انسانوں کو بنیادی ضروریات جیسے صحت، تعلیم، پناہ گزینی اور معقول زندگی گزارنے کی سہولت ملے۔

امن کی اہمیت:

امن کی اہمیت اس بات سے واضح ہے کہ اس کا براہ راست تعلق فرد کی فلاح و بہبود، معاشرتی استحکام اور عالمی تعلقات کے استوار ہونے سے ہوتا ہے۔ امن عالمی سطح پر نہ صرف جنگوں اور تنازعات کو روکنے کے لیے ضروری ہے بلکہ انسانوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ بھی اس میں مضمر ہے[1]۔

اسلامی تناظر میں امن کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں اس کی مختلف حیثیتوں کو واضح کیا گیا ہے:

معاشرتی سکون اور خوشی: امن انسان کے لیے سکون اور خوشی کا ذریعہ ہے۔ اگر امن کی حالت ہو، تو انسان اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزارنے کے قابل ہوتا ہے۔

حقوق کی حفاظت: امن کے دوران، افراد کو اپنے حقوق حاصل ہوتے ہیں اور کسی بھی قسم کا ظلم یا استحصال نہیں ہوتا۔

معاشی ترقی: امن کے دوران معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے، کیوں کہ جنگ اور کشیدگی کی حالت میں وسائل کا ضیاع ہوتا ہے اور اقتصادی ترقی رک جاتی ہے۔

بین الاقوامی تعلقات کی مضبوطی: عالمی امن کے قیام سے مختلف ممالک کے درمیان تعلقات میں مضبوطی آتی ہے، جو کہ عالمی سطح پر تعاون، تجارتی تعلقات، اور انسانی حقوق کے فروغ کا باعث بنتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں امن کی اہمیت کو بہت زیادہ اجاگر کیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں امن کے حوالے سے بہت ساری آیات اور احادیث آئی ہیں جن میں اس کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

امن کی اہمیت اسلامی تعلیمات کے تناظر میں:

اسلام میں امن کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے امن کے متعلق کئی جگہ بات کی ہے اور مسلمانوں کو امن کی فضا قائم کرنے کی ہدایت دی ہے:

امن کا مقصد:

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ کا پیغام تمہارے درمیان صلح اور امن قائم کرنے کے لیے آیا ہے[2]۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا کہ اسلامی تعلیمات کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا ہے۔

کسی کا حق تلف نہ کرنا: اسلام میں امن کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے اور کسی کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

اللہ تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم آپس میں صلح کراؤ اور ظلم نہ کرو[3]۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظلم کے خاتمے اور امن کے قیام کی بات کی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امن کے قیام میں سب سے اہم قدم یہ ہے کہ کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔

اسلام میں جنگ کا مقصد: اسلام میں جنگ صرف اس وقت جائز ہے جب دفاع کی ضرورت ہو یا کسی پر ظلم کیا جا رہا ہو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ دشمن تم پر ظلم نہ کرے اور تمہارے لیے اپنے دفاع کا کوئی راستہ نہ ہو۔" (صحیح بخاری)"

اس حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ واضح کیا کہ اسلام میں جنگ کا مقصد امن قائم کرنا ہوتا ہے نہ کہ فتح حاصل کرنا۔

---

[1] - ٹوکیو، (2018). معاشرتی امن اور اس کے فوائد. ایشیا پیسفک پیس ریسرچ جرنل، 15(2)، 245-257

[2] - قرآن 4:128

[3] - قرآن 4:58

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

امن کی اہمیت کا عالمی تناظر:

عالمی سطح پر امن کا قیام انسانیت کے لیے ضروری ہے، کیونکہ جب تک عالمی سطح پر امن نہیں ہوگا، دنیا بھر میں انسانی حقوق کی حفاظت، معاشی استحکام اور سماجی انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ عالمی ادارے جیسے اقوام متحدہ کا مقصد عالمی امن کو برقرار رکھنا ہے تاکہ دنیا بھر میں جنگوں کو روکا جا سکے اور انسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے [1]۔

اقوام متحدہ کا کردار: اقوام متحدہ نے 1945 میں عالمی امن کے قیام کے لیے اپنی بنیاد رکھی، اور اس کا مقصد دنیا کے تمام ممالک کے درمیان امن قائم کرنا تھا۔ اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کا مقصد عالمی سطح پر امن قائم رکھنا اور تنازعات کے حل کے لیے اقدامات کرنا ہے۔

امن کا اقتصادی اثر: عالمی سطح پر امن کے قیام سے اقتصادی ترقی میں مدد ملتی ہے۔ جب دنیا میں امن ہوتا ہے تو ممالک میں سرمایہ کاری بڑھتی ہے، تجارتی تعلقات مستحکم ہوتے ہیں اور دنیا بھر میں معیشت میں بہتری آتی ہے۔

امن کا انسانی حقوق پر اثر: امن کے دوران، دنیا بھر میں انسانی حقوق کا تحفظ ممکن ہوتا ہے، اور اقوام متحدہ جیسے ادارے ان حقوق کی نگرانی کرتے ہیں تاکہ کسی ملک میں انسانی حقوق کی پامالی نہ ہو۔

امن کے فوائد:

امن کے قیام کے دنیا اور فرد پر بے شمار فوائد ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم فوائد یہ ہیں:

سماجی ہم آہنگی: جب معاشرے میں امن ہوتا ہے، تو افراد کے درمیان ہم آہنگی اور برابری بڑھتی ہے، جس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے۔

معاشی ترقی: امن کے دوران، معاشی سرگرمیاں بڑھتی ہیں اور ممالک میں سرمایہ کاری کا رجحان بھی بڑھتا ہے۔ اس سے بے روزگاری میں کمی آتی ہے اور معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

تعلیمی ترقی: امن کے دوران، تعلیمی ادارے بہتر کام کرتے ہیں اور طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے، جس سے قوم کی ذہنی اور فنی ترقی ہوتی ہے۔

انسانی بہبود: امن کے دوران، افراد کو صحت کی سہولتیں بہتر طور پر میسر آتی ہیں اور وہ اپنے زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں [2]۔

امن کی اہمیت پر بین الاقوامی تحقیق:

بین الاقوامی سطح پر امن کے قیام کے لیے کئی ادارے اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ اس موضوع پر مختلف بین الاقوامی تحقیقی مطالعات اور رپورٹیں موجود ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ عالمی امن کے فوائد اور اس کے اثرات انسانوں کی زندگیوں پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

قوت نافذہ کا کردار:

قوت نافذہ وہ نظام ہے جس کے ذریعے عالمی یا مقامی سطح پر امن کی حفاظت کی جاتی ہے۔ عالمی سطح پر قوت نافذہ کا کردار اقوام متحدہ اور اس کی سیکیورٹی کونسل کے ذریعے ادا کیا
قوت نافذہ ایک ایسی طاقت یا ادارہ ہے جو قوانین کو نافذ کرنے، نظم و ضبط قائم رکھنے، اور جاتا ہے۔ اس میں فوجی مداخلت، اقتصادی پابندیاں، امن مشن، اور ثالثی شامل ہیں۔
معاشرتی یا بین الاقوامی امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کرتا ہے۔ یہ طاقت کسی ملک کی حکومت، بین الاقوامی اداروں، یا فوجی مشنوں کے ذریعے نافذ کی جا سکتی ہے۔ قوت نافذہ کا بنیادی مقصد امن کی حفاظت، ظلم کا خاتمہ، اور انسانی حقوق کا تحفظ ہے [3]۔

قوت نافذہ کو تین اہم سطحوں پر دیکھا جا سکتا ہے:

قومی سطح: یہاں پر یہ حکومت، قانون نافذ کرنے والے ادارے (پولیس، فوج) اور عدالتوں کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔

[1] - عبدالرحمن خان، "عالمی امن ایک نامکمل خواب"، بادیہ ای میگزین، جلد 3، شمارہ 5، صفحہ 78، ۲۰۲۰
[2] - ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن، "جنگی حالات اور صحت کی خدمات"، 2016
[3] - حسین، "عوامی تحفظ اور قانون کی حکمرانی"، "پاکستانی انسٹی ٹیوٹ برائے عوامی تحفظ"، 2020

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عالمی سطح: اقوام متحدہ جیسے بین الاقوامی ادارے دنیا کے مختلف حصوں میں امن قائم کرنے کے لیے قوت نافذہ استعمال کرتے ہیں۔

مقامی سطح: مقامی حکومتی ادارے اور کمیونٹی گروہ بھی اپنی سطح پر امن کی بحالی اور انصاف کے نفاذ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

قوت نافذہ کا کردار قومی سطح پر:

قومی سطح پر قوت نافذہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ حکومتوں کے ذریعے معاشرتی نظم وضبط اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بناتی ہے۔ اس میں بنیادی طور پر درج ذیل عناصر شامل ہیں:

پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے: پولیس کا کردار شہریوں کی حفاظت، جرائم کو روکنے اور امن قائم کرنے میں اہم ہے۔ پولیس کو قانون کی تعمیل کروانے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، اور یہ افراد کو تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کا بھرپور استعمال کر سکیں۔ فوج کا کردار: فوج کا کردار خاص طور پر جنگ یا داخلی خلفشار کے دوران اہم ہوتا ہے۔ جب کوئی داخلی جنگ، شورش یا قومی بحران آتا ہے، تو فوجی مداخلت کے ذریعے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ عدلیہ اور عدالتی نظام: عدلیہ ایک اہم ستون ہے جس کا مقصد انصاف کی فراہمی اور قانون کا اطلاق ہے۔ عدالتیں تنازعات کے حل میں کردار ادا کرتی ہیں اور اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ حکومت اور اس کے ادارے عوام کے حقوق کی پامالی نہ کریں۔ قومی سطح پر قوت نافذہ کی تمام کوششوں کا مقصد عوام کی فلاح وبہبود، معاشرتی استحکام اور ایک پرامن معاشرت کا قیام ہوتا ہے[1]۔

قوت نافذہ کا کردار بین الاقوامی سطح پر:

بین الاقوامی سطح پر قوت نافذہ کا کردار عالمی اداروں، خاص طور پر اقوام متحدہ اور اس کی مختلف ایجنسیوں کے ذریعے عمل میں آتا ہے۔ عالمی سطح پر امن قائم رکھنے اور تنازعات کے حل کے لیے متعدد طریقے استعمال کیے جاتے ہیں:

اقوام متحدہ اور اس کی سیکیورٹی کونسل: اقوام متحدہ کے امن مشن اور سیکیورٹی کونسل عالمی امن کے قیام کے لیے اہم ادارے ہیں۔ سیکیورٹی کونسل عالمی تنازعات میں مداخلت کرتی ہے اور امن مشن بھیج کر جنگوں کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اقوام متحدہ نے 1990 کی دہائی میں بوسنیا اور ہرزیگووینا میں امن مشن بھیجے۔ بین الاقوامی فوجی مداخلت: جب کسی ملک میں شدید سیاسی بحران یا جنگ کا سامنا ہوتا ہے، تو اقوام متحدہ یا نیٹو (NATO) جیسی بین الاقوامی تنظیمیں فوجی مداخلت کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایسی مداخلت کا مقصد انسانی حقوق کا تحفظ اور خونریزی کو روکنا ہوتا ہے۔

اقتصادی پابندیاں: عالمی امن کے تحفظ کے لیے بعض اوقات اقتصادی پابندیاں لگائی جاتی ہیں تاکہ کسی ملک کو جارحانہ اقدامات سے روکا جا سکے۔ مثال کے طور پر، اقوام متحدہ نے ایران پر جوہری پروگرام کے حوالے سے اقتصادی پابندیاں عائد کی تھیں۔ امن معاہدے اور ثالثی: اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی ادارے مختلف ممالک کے درمیان امن معاہدے کرانے اور تنازعات کو حل کرنے کے لیے ثالثی کا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کوششیں جنگوں کے خاتمے اور عالمی سطح پر امن کے قیام کے لیے بہت اہم ہیں۔

قوت نافذہ کا کردار اسلامی تعلیمات میں:

اسلام میں امن کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، اور اس کے قیام کے لیے قوت نافذہ کا کردار بھی مسلم ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، قوت نافذہ کا استعمال اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ امن قائم کرنے اور ظلم کے خاتمے کے لیے اس کی ضرورت نہ ہو۔ قرآن اور حدیث میں واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ مسلمان حکمرانوں اور اداروں کو اپنے ملک میں امن کے قیام اور انصاف کے نفاذ کے لیے قوت نافذہ کا استعمال کرنا چاہیے[2]۔

قرآن کی تعلیمات: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ کا حکم ہے کہ تم آپس میں صلح کراؤ اور انصاف کا قیام کرو[3]۔

---

[1] - بشیر، "قوت نافذہ اور عدلیہ کا تعلق"، "قانونی مطالعے کا جریدہ"، 2022

[2] - ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 7، صفحہ 35

[3] - قرآن 4:58

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ آیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ امن اور انصاف کا قیام کرے، اور اس کے لیے قوت نافذہ کا استعمال جائز ہو گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دور میں ہمیشہ قوت نافذہ کا استعمال صرف دفاع اور ظلم کے خاتمے کے لیے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ دشمن تم پر ظلم نہ کرے اور تمہارے لیے اپنے دفاع کا کوئی راستہ نہ ہو۔[1]

اس حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ واضح کیا کہ اسلامی تعلیمات میں جنگ یا طاقت کا استعمال صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب دفاع کی ضرورت ہو اور اس کا مقصد امن قائم کرنا ہو۔

اسلامی حکمران کا کردار: اسلامی حکمرانوں پر یہ فرض ہے کہ وہ قوت نافذہ کا استعمال صرف اس وقت کریں جب امن قائم کرنا، ظلم کو ختم کرنا اور معاشرت میں انصاف کا نفاذ کرنا ضروری ہو۔ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا تھا:

"اگر عوام کے حقوق کا دفاع کرنا اور انہیں امن فراہم کرنا ضروری ہو تو قوت کا استعمال کیا جائے۔"

قوت نافذہ کے کردار میں چیلنجز اور مسائل:

قوت نافذہ کا استعمال ہمیشہ مسائل اور چیلنجز کا سامنا کرتا ہے۔ عالمی سطح پر اس کا استعمال بعض اوقات تنازعات اور سیاسی بحرانوں کا سبب بن سکتا ہے۔ بعض اوقات قوت نافذہ کے غلط استعمال کی وجہ سے دنیا بھر میں مزید جنگوں اور فسادات کا آغاز ہو سکتا ہے۔ طاقت کا غلط استعمال: بعض اوقات طاقت کا استعمال جارحیت میں تبدیل ہو جاتا ہے، جس سے عالمی سطح پر کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، امریکہ کی عراق پر 2003 میں کی جانے والی فوجی مداخلت ایک ایسی مثال ہے جسے دنیا کے مختلف حصوں میں متنازعہ سمجھا گیا۔ بین الاقوامی تعلقات میں کشیدگی: قوت نافذہ کا استعمال کبھی کبھار بین الاقوامی تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کرتا ہے۔ ایک ملک کی فوجی مداخلت یا اقتصادی پابندیاں دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں۔[2]

(الف) فوجی مداخلت:

جب کسی ملک میں امن کا بحران پیدا ہوتا ہے، تو عالمی ادارے جیسے اقوام متحدہ، فوجی مداخلت کا حکم دے سکتے ہیں تاکہ امن کی بحالی ہو سکے۔ اس کا مقصد انسانی حقوق کی پامالیوں کو روکنا اور کسی ریاست کی طرف سے ہونے والی زیادتیوں کے خلاف اقدامات کرنا ہوتا ہے۔

(ب) اقتصادی پابندیاں:

اقتصادی پابندیاں بھی قوت نافذہ کا ایک حصہ ہیں جو ایک ملک یا گروہ کی غیر قانونی یا جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لگائی جاتی ہیں۔

(ج) امن مشن اور ثالثی:

بین الاقوامی تنظیمیں، جیسے اقوام متحدہ، امن مشن بھیج کر جنگی علاقوں میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں، جہاں پر ان کے اہلکار مقامی حکومتوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں تاکہ امن قائم ہو سکے۔

اسلام میں بھی امن کی حفاظت کے لیے قوت نافذہ کا استعمال ضروری سمجھا گیا ہے۔ تاہم، اسلامی تعلیمات میں قوت کا استعمال صرف اس وقت جائز ہے جب کوئی دوسرا راستہ باقی نہ ہو۔

---

[1] - صحیح بخاری، جلد 1، حدیث نمبر 25

[2] - خان، "آئینی مسائل اور قوت نافذہ"، "پاکستانی جریدہ برائے قانون"، 2017

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اہل اسلام کی ذمہ داری:

اسلام میں امن قائم کرنا ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ قرآن اور حدیث میں اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے کہ مسلمان نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ عالمی سطح پر بھی امن کا پیغام پھیلائیں اور اس کے لیے تمام دستیاب وسائل کا استعمال کریں[1]۔

(الف) معاشرتی امن کی اہمیت:

اسلامی معاشرت میں امن کو فروغ دینا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں[2]۔

یہ حدیث مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم دیتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسلامی معاشرت میں فرد کا فرض ہے کہ وہ کسی دوسرے فرد کو پریشانی یا اذیت میں مبتلا نہ کرے۔

(ب) عالمی سطح پر مسلمانوں کی ذمہ داری:

اسلامی دنیا کی قیادت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عالمی سطح پر امن کے قیام کے لیے اقدامات کرے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اگر دونوں گروہ مسلمان آپس میں لڑیں تو انہیں صلح کراؤ[3]۔

یہ آیت اس بات کا غماز ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ عالمی سطح پر بھی جنگوں کے خاتمے کے لیے پرامن راستے اختیار کریں اور اگر کسی جگہ جنگ ہو تو ان کے لیے صلح کرانے کی کوشش کریں۔

اہل اسلام کی بین الاقوامی سطح پر ذمہ داریاں:

عالمی سطح پر امن کے قیام کے لیے اہل اسلام کو بہت اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک اور ادارے اقوام متحدہ جیسے عالمی اداروں میں بھرپور شرکت کریں اور امن کے مشن میں اپنے کردار کو مزید مستحکم کریں۔ اسلام میں مفاہمت اور صلح کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اہل اسلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ بین الاقوامی سطح پر مفاہمت کی کوشش کریں اور تنازعات کے حل کے لیے امن مذاکرات کی حمایت کریں[4]۔

(الف) عالمی اداروں میں شراکت:

مسلمانوں کو اقوام متحدہ جیسے اداروں میں شریک ہو کر عالمی امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ مسلمان ممالک کو اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل اور دیگر اداروں میں فعال رول ادا کرنا چاہیے تاکہ عالمی سطح پر امن قائم کرنے کی کوششیں تیز کی جا سکیں۔

(ب) داخلی امن کے قیام کے لیے اقدامات:

اسلامی حکومتوں کو اپنے ملک میں امن کے قیام کے لیے سخت قوانین وضع کرنا چاہیے تاکہ مظلوموں کو انصاف ملے اور کسی کو بھی طاقت کا غلط استعمال نہ کرنے دیا جائے۔ اسلامی معاشرت میں امن کے قیام کے لیے سیاسی، سماجی، اور اقتصادی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

قوت نافذہ کے کردار کے حوالے سے مسائل اور چیلنجز:

قوت نافذہ کا استعمال ہمیشہ مسائل اور چیلنجز کے ساتھ ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر طاقت کے استعمال کو ایک پیچیدہ موضوع سمجھا جاتا ہے۔ بعض اوقات طاقت کا غلط استعمال بھی ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر زیادہ کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

---

[1] - علی،"معاشرتی امن اور حقوق کی فراہمی"، "پاکستانی جریدہ برائے سماجیات"، 2019-
[2] - بخاری، امام، صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 10
[3] - قرآن 49:9
[4] - بخاری، امام، صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر 22-

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(الف) جارحیت کے خطرات:

فوجی مداخلت کبھی کبھار جارحیت میں تبدیل ہو جاتی ہے، جس سے ایک نئی جنگ کا آغاز ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ سوال اہم ہے کہ کیا طاقت کا استعمال ہمیشہ جائز ہے یا صرف ظلم کے خلاف اس کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

(ب) طاقت کے غلط استعمال کا خطرہ:

قوت نافذہ کے استعمال میں کوئی غلطی عالمی سطح پر بڑی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بین الاقوامی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو سکتی ہے اور ایک نئی جنگ کا آغاز ہو سکتا ہے۔

اہل اسلام کا اس بابت موقف:

اسلام میں قوت نافذہ کا استعمال صرف اس وقت جائز ہے جب کوئی اور حل باقی نہ ہو۔ مسلمان قوم کا بنیادی اصول یہ ہے کہ طاقت کا استعمال صرف دفاع کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ جارحیت کے لیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جنگ صرف اُس وقت کی جائے جب کوئی اور راستہ نہ ہو، اور جنگ کے دوران بھی انسانیت کے اصولوں کا خیال رکھا جائے[1]۔"

حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

"جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ دشمن تم پر ظلم نہ کرے اور تمہارے لیے اپنی بقا کا کوئی راستہ نہ ہو۔"

یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں طاقت کا استعمال صرف دفاع کے لیے اور ظلم کے خاتمے کے لیے جائز ہے۔

نتیجہ:

امن عالم کے قیام میں قوت نافذہ کا کردار بے حد اہم ہے اور اہل اسلام کا فرض ہے کہ وہ اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اسلام کی تعلیمات میں امن کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عالمی سطح پر امن کے قیام کے لیے کوششیں کریں۔ طاقت کا استعمال صرف اس وقت جائز ہے جب دیگر تمام راستے ختم ہو چکے ہوں، اور یہ استعمال ہمیشہ انسانیت کے دفاع اور امن کے قیام کے لیے ہونا چاہیے۔

حوالاجات:

ڈاکٹر اسلم۔ (2015). امن اور اس کی اہمیت۔ اسلام آباد: عالمی پبلیشر، 111-134۔

گالٹانگ، ج. (1969). تشدد، امن، اور امن تحقیق. جرنل آف پیس ریسرچ، 6(3)، 167-191

قرآن 4:58 -

ٹوکیو، (2018). معاشرتی امن اور اس کے فوائد. ایشیا پیسفک پیس ریسرچ جرنل، 15(2)، 245

قرآن 4:128

عبدالرحمن خان، "عالمی امن ایک نامکمل خواب"، ہادیہ ای میگزین، جلد 3، شمارہ 5، صفحہ 78، ۲۰۲۰ -

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن، "جنگی حالات اور صحت کی خدمات"، 2016

[1] - صحیح مسلم، کتاب الجہاد، حدیث 1731

Vol. 3, No. 1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حسین،"عوامی تحفظ اور قانون کی حکمرانی"،"پاکستانی انسٹی ٹیوٹ برائے عوامی تحفظ"،2020

بشیر،"قوت نافذہ اور عدلیہ کا تعلق"،"قانونی مطالعے کا جریدہ"،2022-

ابن کثیر،البدایہ والنہایہ،جلد7،صفحہ 35

قرآن4:58 -

صحیح بخاری،جلد1،حدیث نمبر -25

خان،"آئینی مسائل اور قوت نافذہ"،"پاکستانی جریدہ برائے قانون"،2017 -

علی،"معاشرتی امن اور حقوق کی فراہمی"،"پاکستانی جریدہ برائے سماجیات"،2019۔

بخاری،امام، صحیح بخاری،کتاب الایمان،حدیث نمبر10 -

قرآن49:9 -

بخاری،امام، صحیح بخاری،کتاب الایمان،حدیث نمبر22

صحیح مسلم،کتاب الجہاد،حدیث1731